1902- حجر اسود کی اہمیت

سوال

حجر اسود کی اہمیت کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

حجر اسود کے بارہ میں چند ایک احادیث اور مسائل آئے ہیں جنہیں ہم سائل کے لیے ذکر کرتے ہیں ہوسکتا ہے اللہ تعالی اسے ان سے نفع دے :

1– حجر اسود اللہ تعالی نے زمین پر جنت سے اتارا ہے ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(حجر اسود جنت سے نازل ہوا) ۔

سنن ترمذي حديث نمبر (877) سنن نسائی حديث نمبر (2935) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ۔

2– حجر اسود دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا جسے اولاد آدم کے گناہوں نے سیاہ کردیا ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(حجر اسود جنت سے آیا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا اور اسے بنو آدم کے گناہوں نے سیاہ کردیا ہے) ۔

سنن ترمذي حديث نمبر (877) مسند احمد حديث نمبر (2792) اور ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ (219/4) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ، اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری (3/ 462) میں اس کی تقویت بیان کی ہے ۔

ا– شیخ مبارکپوری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

مرقاۃ میں کہتے ہیں کہ : یعنی بنی آدم کے چھونے کی بنا پر ان کے گناہوں کے سبب سے سیاہ ہوگیا ، اور ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ اس حدیث کو حقیقت پر محمول کیا جائے ، جبکہ اس میں نہ تو عقل اور نہ ہی نقل مانع ہے ۔ دیکھیں تحفۃ الاحوذی (525/3) ۔

ب– حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اوپر گزری ہوئی حدیث پر بعض ملحدین نے اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشرکوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کیسے کردیا اور موحدین کی اطاعات نے اسے سفید کیوں نہیں کیا ؟

جواب میں وہ کہا جاتا ہے جو ابن قتیبہ رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہے :

اگراللہ تعالی چاہتا تو اس طرح ہوجاتا، اللہ تعالی نے یہ طریقہ اورعادت بنائی ہے کہ سیاہ رنگا ہوجاتا ہے اوراس کے عکس نہیں ہوسکتا۔

ج-اورمحب الطبری کا کہنا ہے کہ :

سیاہ رنگ میں اہل بصیرت کے لیے عبرت ہے وہ اس طرح کہ اگرگناہ سخت قسم کے پتھر پراثرانداز ہوکراسے سیاہ کرسکتے ہیں تودل پران کی اثرہونا زیادہ سخت اورشدید ہوگا۔ فتح الباری (3/463)۔

3-حجراسود روزقیامت ہراس شخص کی گواہی دے گا جس نے اس کا حق کے ساتھ استلام کیا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجراسود کے بارہ میں فرمایا :

اللہ کی قسم اللہ تعالی اسے قیامت کو لائے گا تواس کی دوآنکھیں ہونگی جن سے یہ دیکھے اورزبان ہوگی جس سے بولے اورہراس شخص کی گواہی دے گا جس نے اس کا حقیقی استلام کیا۔

سنن ترمذي حدیث نمبر (961) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2944) امام ترمذی نے اس حدیث کوحسن کہا ہے اورحافظ ابن حجر نے فتح الباری (3/462) میں اس کی تقویت بیان کی ہے۔

4-حجراسود کا استلام یا بوسہ یا اس کی طرف اشارہ کرنا :

یہ ایسا کام ہے جوطواف کے ابتدا میں ہی کیا جاتا ہے چاہے وہ طواف حج میں ہو یا عمرہ میں یا پھر نفلی طواف کیا جارہا ہو۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے توحجراسود کا استلام کیا اورپھر اس کے دائیں جانب چل پڑے اورتین چکروں میں رمل کیا اورباقی چارمیں آرام سے چلے۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1218)۔

حجراسود کا استلام یہ ہے کہ اسے ہاتھ سے چھوا جائے۔

5-نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجراسود کا بوسہ لیا اورامت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اسے چومتی ہے۔

عمر رضی اللہ تعالی عنہ حجراسود کے پاس تشریف لائے اوراسے بوسہ دے کرکہنے لگے : مجھے یہ علم ہے کہ توایک پتھر ہے نہ تونفع دے سکتا اورنہ ہی نقصان پہنچا سکتا ہے، اگرمیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوتجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تومیں بھی تجھے نہ چومتا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1250) صحیح مسلم حدیث نمبر (1720)۔

6-اگراس کا بوسہ نہ لیا جاسکے تواپنے ہاتھ یا کسی اورچیز سے استلام کرکے اسے چوما جاسکتا ہے۔

ا-نافع رحمہ اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے حجراسود کا استلام کیا اورپھر اپنے ہاتھ کوچوما، اورفرمانے لگے میں نے جب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کویہ کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے اسے نہیں چھوڑا۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1268)۔

ب–ابو طفیل رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بیت اللہ کا طواف کررہے تھے اور حجر اسود کا چھڑی کے ساتھ استلام کرکے چھڑی کو چومتے تھے ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1275) ۔

المحجن : اس چھڑی کو کہتے ہیں جو ایک طرف سے ٹیڑھی ہو ۔

7–اگر استلام سے بھی عاجز ہو تو اشارہ کرے اور اللہ اکبر کہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر طواف کیا تو جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (4987) ۔

8–حجر اسود کو چھونا گناہوں کا کفارہ ہے :

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ان کا چھونا گناہوں کا کفارہ ہے ۔ سنن ترمذی حدیث نمبر (959) امام ترمذی نے اسے حسن اور امام حاکم نے (664/1) صحیح قرار دیا اور امام ذھبی نے اس کی موافقت کی ہے ۔

اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ حجر اسود کے قریب کسی دوسرے مسلمان کو دھکے مار کر تکلیف پہنچائے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارہ میں فرمایا ہے :

(کہ وہ ہر اس شخص کی گواہی دے گا جس نے بھی اس کا حقیقی استلام کیا) ۔

اے اللہ کے بندو جس نے بھی اس کا استلام کیا وہ کسی کو ایذاء نہ دے ۔

واللہ اعلم .